# 69854 ـ كيا يہ شادى كر لے يا نہ كرے

**سوال**

ميں ايك اچھے دل كى مسلمان لڑكى ہوں اور اپنے سب معاملات ميں مستقيم ہوں، تقدير نے چاہا كہ ميرى اپنے چچا كے بيٹے سے منگنى ہو گئى ميں اسے پہلے نہيں جانتى تھى كيونكہ وہ امريكہ ميں رہتا ہے ميرا اس سے بہت ہى كم تعارف تھا جب وہ وطن آيا اور پھر چلا گيا.
ہمارے درميان لكھائى ہوئى كہ اور طے پايا كہ آٹھ ماہ كے بعد شادى ہوگى تا كہ ميں اپنى تعليم مكمل كر لوں، ليكن جب وہ امريكہ چلا گيا اور ہمارا ايك دوسرے سے رابطہ ہوا تو بہت سارے معاملات ميں ہمارا اختلاف ہونے لگا، اور ايك دوسرے ناراض ہونے لگے.
جب بھى رابطہ ہوتا آخر ميں ہمارا تنگى پر ہى رابطہ ختم ہوتا حتى كہ جس شخص كو ميں پہلے جانتى تھى مجھے وہ نہ لگا، اور ہر چيز بالكل الٹ گئى، اور ہم نے ايك دوسرے سے عليحدہ ہونے كا سوچ ليا، اگر رشتہ دار دخل اندازى نہ كرتے تو ہم عليحدہ ہو جاتے، اور طلاق ہو جاتى.
ليكن اب تعلقات پہلے جيسے نہيں رہے اور ميں اپنے اس معاملہ ميں پريشان ہوں كہ آيا اس شادى كو مكمل كروں يا كہ معاملہ يہيں ختم كر ديا جائے ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

اگر آپ كے چچا كا بيٹا نماز كى پابندى كرتا اور اخلاقى طور پر اچھا ہے اور دين پر بھى مستقيم ہے تو پھر آپ اس سے عليحدگى طلب كرنے ميں جلد بازى سے كام نہ ليں، كيونكہ بہت سارے جزئى اختلافات ايسے ہيں جن كا حل ممكن اور ان كے بارہ ميں سمجھوتا كيا جا سكتا ہے، اور اس كے ليے كچھ وقت دركار ہوتا ہے تا كہ ايك دوسرے سے انس و محبت ہو جائے اور الفت پيدا ہونے پر يہ سب كچھ ختم ہو جاتا ہے.

ليكن اہم معاملہ يہ ہے كہ وہ شخص اپنے اللہ عزوجل سے تعلق قائم ركھنے والا اور اپنے دين كا التزام كرتا ہو، كيونكہ دين والا شخص اپنے گھر والوں كو اللہ كى اطاعت و فرمانبردارى پر تيار كرتا اور اس ميں ممد و معاون ہوتا ہے، اور انہيں اللہ سبحانہ و تعالى كى رضا وخوشنودى كے قريب كرتا ہے، اور غالبا اس سے امن ہوتا ہے كيونكہ اس كا دين اور دينى امور كا التزام اسے برا سلوك يا ظلم و ستم كرنے سے باز ركھتا ہے.

خاص کر جب آپ اس کے ساتھ اپنے گھر والوں سے کہیں دور سفر پر جائیں تو وہ اور بھی خیال کرتا ہے، لیکن اگر وہ اپنے دین میں ہی کوتاہی کرنے والا ہو اور نماز کی پابندی نہ کرتا ہو اور لوگوں میں غلط راہ پر چلنے والا معروف ہو تو پھر بلاشك و شبہ ایسے شخص سے شادی کرنا خطرناك ہوگا؛ کیونکہ جو اپنے دین کو ضائع کرتا ہے وہ باقی اشیاء کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا، اور جو شخص اپنے خالق و مالك و مولا و پروردگار کے حق میں کوتاہی کرتا ہے تو دوسروں کے حق میں کوتاہی کرنا کوئی عجب نہیں ہوگا.

جس شخص کی ایسی بری حالت ہو اسے ابھی سے چھوڑ دینا افضل و بہتر ہوگا کہ بعد میں اس سے علیحدگی کی جائے جب رخصتی بھی ہو اور پھر اولاد پیدا ہونے کے بعد علیحدگی مشکل ہو جائیگی.

آپ کو اس سلسلہ میں استخارہ کرنا چاہیے کیونکہ جو اپنے پروردگار سے استخارہ کرتا ہے وہ کبھی خائب و خاسر نہیں ہوتا، اور اس کے ساتھ ساتھ آپ نیك و صالح قسم کے رشتہ داروں سے اس سلسلہ میں مشورہ بھی کریں جو آپ کے خاوند کی حالت اور اخلاق اور طبعیت کو جاننے والے ہوں.

نماز استخارہ کا طریقہ معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر ( 11981 ) اور ( 2217 ) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

آپ اپنی جانب سے اپنے آپ کو بہتر اور افضل اخلاق والی بنائیں اور اپنے اندر اچھی خصلتیں پیدا کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ خاوند اور بیوی دونوں کو اچھے اخلاق و خصال اپنانے کا حکم ہے، ہو سکتا ہے خلل آپ کی جانب سے بھی ہو اور ہو سکتا ہے جس طرح آپ اپنے خاوند کے اسلوب کی شکایت کر رہی ہیں، آپ کے خاوند نے بھی آپ کے اسلوب کی شکایت کی ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کے حالات کی اصلاح فرمائے اور آپ دونوں کے لیے خیر و بہتری میں آسانی پیدا کرے.

دوم:

آپ کے سوال میں درج ہے کہ: " تقدیر نے چاہا کہ " لوگوں میں یہ جملہ معروف ہے جو کہ ایك غیر شرعی اور غلط ہے، کیونکہ تقدیر کی کوئی مشیت نہیں ہے، بلکہ صحیح یہ ہے کہ یہ کہا جائے: اللہ نے چاہا یا اللہ نے مقدر کر دیا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

لوگوں میں یہ قول عام ہے کہ:

" حالات نے چاہا کہ یہ یہ ہوا " یا پھر " تقدیر نے ایسے ایسے چاہا " کیا یہ قول صحیح ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

یہ قول کہ " تقدیر نے چاہا " اور " حالات نے چاہا " یہ منکر اور برے الفاظ ہیں، کیونکہ ظروف ظرف کی جمع ہے اور یہ حالات اور زمانے کو کہتے ہیں، اور وقت کی کوئی مشیت نہیں ہوتی، اور اسی طرح اقدار قدر یعنی تقدیر کی جمع ہے، اور تقدیر کی کوئی مشیت نہیں، بلکہ مشیت تو اللہ کی ہے کہ جو اللہ چاہے وہی ہوتا ہے.

جی ہاں اگر کوئی انسان یہ کہے کہ: اللہ کی تقدیر نے ایسے ایسے چاہا " تو اس میں کوئی حرج والی بات نہین، لیکن مشیت کی اضافت اللہ کے علاوہ تقدیر کی طرف کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ مشیت ارادہ کا نام ہے، اور ارادہ ایك وصف ہے اور ارادہ موصوف کے لیے ہوتا ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین ( 3 / 113 ).

واللہ اعلم .